اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ
کے احوال زندگی پر ایک نظر

محمد آل مصطفی رضوی مرکزی مظفر پوری

مدرسہ غوثیہ طاہر العلوم شمشیر پور کما سیتامڑھی بہار

+917561935786

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ ۱۰؍شوال المکرم ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۴؍جون ۱۸۵۶ء کو اتر پردیش کے شہر بریلی کے ایک دینی وعلمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔

(۱) بسم اللہ خوانی ہی کے دن الف، با، تا، ثا، پڑھتے ہوئے ''لا'' پر حیرت انگیز عالمانہ اعتراضات کئے۔

(۲) چار سال کی عمر میں ناظرہ قرآن مجید ختم کیا۔

(۳) چھ سال کی عمر میں ایک نو وارد عرب سے دیر تک فصیح عربی میں گفتگو کی۔

(۴) آٹھ سال کی عمر میں فن نحو کی ہدایۃ النحو نامی درسی کتاب کی دوران تعلیم ہی عربی زبان میں شرح لکھی۔

(۵) دس سال کی عمر میں اصول فقہ کی نہایت دقیق، مشکل اور اہم کتاب ''مسلم الثبوت'' پر عربی زبان میں شاندار اور گراں قدر عالمانہ حاشیہ لکھا۔

(۶) تیرہ سال، دس ماہ پانچ دن کی عمر میں تمام مروجہ درسی علوم وفنون سے فراغت حاصل کر کے

با قاعدہ تدریس کا آغاز کیا۔ اور منصب افتا کی ذمہ داری سنبھال لی۔ پھر خداداد ذہانت، فطری لیاقت و قابلیت اور زور مطالعہ سے تدریجاً مختلف مشرقی و مغربی علوم کو خود ہی حل فرما کر داد تحقیق دی۔ اور ان میں سے بیشتر میں اپنے پیچھے علمی نقوش و آثار یادگار چھوڑے۔ (تقدیم حیات اعلیٰ حضرت جلد اول ص ۸ / رضا اکیڈمی ممبئی)

(۷) بائیس سال کی عمر میں تاج الفحول علامہ عبد القدر بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایماء پر ۱۲۹۴ھ میں اپنے والد گرامی عمدۃ المحققین علامہ نقی علی خاں قادری قدس سرہ کی معیت میں مارہرہ شریف حاضر ہو کر حضرت خاتم الاکابر سیدنا شاہ آل رسول احمدی مارہروی علیہ الرحمۃ والرضوان کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے اور اسی وقت والد گرامی کے ساتھ اجازت و خلافت سے بھی سرفراز کئے گئے۔

(۸) ۱۲۹۵ھ اپنے والد ماجد کے ساتھ پہلا سفر فرمایا اور زیارت حرمین طیبین سے شرفیاب ہوئے۔ اور حضرت سید احمد زینی دحلان مفتی شافعیہ اور حضرت شیخ عبد الرحمٰن سراج مفتی حنفیہ جیسے جلیل القدر اور متبحر علمائے حرمین شریفین سے حدیث، فقہ، اصول فقہ، تفسیر، اور دیگر علوم کی سندیں حاصل کیں۔ امام شافعیہ حضرت حسین بن صالح جمل اللیل نے کسی تعارف کے بغیر آپ کا ہاتھ کا پکڑا اور اپنے دولت کدے پر تشریف لائے۔ اور آپ کے پیشانی کو پکڑ کر فرمایا انی لاجد نور اللہ فی ھذا الجبین (بیشک میں اس پیشانی میں اللہ کا نور پاتا ہوں) اور صحاح ستہ اور سلسلہ قادریہ کی اجازت اپنے دست مبارک سے لکھ کر عنایت فرمائی۔ (حیات اعلیٰ حضرت)

(۹) پھر تدریس، افتاء اور تصنیف و تالیف کے ساتھ اصلاح معاشرہ کی طرف خصوصی توجہ دی

۔مسلمانوں میں پھیلے ہوئے غلط رسم ورواج کو مٹانے کے در پے ہوئے۔بدعات وخرافات کے خلاف محاذ قائم کیا۔اور دیگر دوسرے باطل مذاہب کی تردید کے ساتھ خود اسلام کے نام پر غیر اسلامی نظریات پھیلانے والے مختلف فرقوں کے ردو ابطال میں پوری تن دہی کے ساتھ مصروف ہو گئے۔

(۱۰)۱۳۱۸ھ مطابق ۱۹۰۰ء کو مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد یحیٰ منیری کے جانشین حضور شاہ امین فردوسی زیب سجادہ نشین خانقاہ معظم بہار شریف کی صدارت میں منعقد پٹنہ کے تاریخ ساز اجلاس میں غیر منقسم ہندوستان (موجودہ ہندو پاک و بنگلہ دیش) کے سیکڑوں علماء و مشائخ اور خانقاہوں کے سجادہ نشین حضرات کی موجودگی میں ''مجدد ماتہ حاضرہ'' (موجودہ صدی کے مجدد) کے گراں قدر خطاب سے سرفراز ہوئے۔اور آپ کی تمام تصنیفات (جو اس وقت دو سو کے قریب تھیں) کا نصف حصہ تقریباً ایک سو کتابوں کا پہلا ایڈیشن مطبع تحفہ حنفیہ پٹنہ سے شائع ہوا۔

(۱۱) اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے ۲۱/ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ کو علماء عرب کے سامنے قرآن و حدیث کی روشنی سے باطل فرقوں کا عقیدہ جھوٹا ثابت کیا۔

(۱۲) ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۹۰۶ء میں مکہ معظّمہ، مدینہ منورہ اور دیگر ممالک کے علماء و مشائخ نے بھی آپ کی مجددیت کا برملا اعتراف کیا اور آپ کو ''امام الائمہ'' لقب سے یاد کیا۔

(۱۳) ۱۳۳۰ھ مطابق ۱۹۱۱ء کو آپ نے اردو زبان میں قرآن مجید کا صحیح ترین ترجمہ ''کنز الایمان'' پھر فقہ اسلامی کا عظیم دائرۃ المعارف ''فتاوی رضویہ'' عالم اسلام کو عطا فرمایا۔

(۱۴) پھر احیاء علوم اور تجدید دین کے ان داخلی امور کی انجام دہی کے ساتھ خارجی امور کی طرف بھی توجہ فرمائی۔ فلسفیوں کے ہذیانات اور باطل افکار وخیالات کے تار پود بکھیر دیئے۔

(۱۵) سائنس کی جانی مانی قدر آور شخصیتوں نیوٹن، کاپرٹیکس، کیپلر اور آئن اسٹائن کا تعاقب کرتے ہوئے ان کے بعض غلط نظریات کا انہیں کے اصولوں کی روشنی میں عالمانہ رد فرمایا۔

(۱۶) امریکہ کے مشہور نجومی پروفیسر ایف پورٹا کی غلط پیشن گوئی کی دھجیاں اڑائیں (حیات اعلیٰ حضرت)

(۱۷) ماہر ریاضیات ڈاکٹر سر ضیاء الدین وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے پیچیدہ اور لاینحل سوالوں کو چشم زدن میں حل فرمایا۔ جس کے اعتراف میں ان کو یہ کہنے پر مجبور ہونا پڑا کہ ''میں سنا کرتا تھا کہ علم لدنی بھی کوئی شئی ہے وہ آج آنکھوں سے دیکھ لیا''

(۱۸) شہر بریلی کے گوشہ گم نامی میں بیٹھ کر انگریزوں اور ان کی غاصبانہ حکومت کی مخالفت کی۔ غیر شرعی تحریک خلافت کا رد کیا۔ اور ہندوستان سے مسلمان کی عام ہجرت پر بند باندھا۔

(۱۹) اس طرح قمری مہینے کے اعتبار سے ۶۷ / سال کچھ ماہ کی عمر میں ۲۵ / صفر المظفر ۱۳۴۰ھ مطابق ۲۸ / اکتوبر ۱۹۲۱ء دوپہر ۲ / بجکر ۳۸ / منٹ پر جمعہ کے دن آپ اپنے خالق سے جا ملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

ناشر۔ الحاج سجاد حسین رضوی، بانی رضوی نیٹ ورک

+917878574416